بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ارشادات کی روشنی میں عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کی پُر معارف تشریح

پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05 رمئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النحل کی آیت إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ: اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

فرمایا: یہ آیت ہر جمعے اور عیدین کے خطبہ ثانیہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں بعض نیکیوں کے کرنے اور بعض برائیوں سے بچنے کا ذکر کیا گیا ہے، حقیقی مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور ارشادات پر عمل کرے۔ اس آیت میں جن نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی عدل، احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ ان کے حوالے سے آج مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کروں گا۔ تمام ارشادات بظاہر ایک ہی محور کے گرد گھوم رہے ہیں تاہم آپؑ نے مختلف رنگ میں نصائح فرمائی ہیں۔

یہ ارشادات ہمیں ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنے کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ اگر ہم ان ارشادات پر غور کریں اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہم اللہ تعالیٰ سے بھی اپنا تعلق مضبوط کرسکتے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی بڑے احسن انداز میں کرسکتے ہیں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی وہ راستہ ہے جو معاشرے اور دنیا بھر کے امن کی ضمانت دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا اس طرف توجہ نہیں دے رہی اور خواہ مسلمان ممالک ہوں یا باقی دنیا سب ایک

دوسرے کے حقوق تلف کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایسے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کو بھی اس طرف متوجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو، یعنی حق اللہ اور حقوق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو۔ یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو۔ حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت کا سلوک کرو اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علّت و بے غرض ہو کر خدا کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت کرو جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

پھر اس آیت کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے حقوق کو مزید کھول کر بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں جیسا کہ درحقیقت بجز خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکل کے لائق نہیں، کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیتِ خاصّہ کے ہر حق اسی کا ہے۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے، جس کی رعایت تم پر فرض ہے۔ پھر اگر اس سے ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت و جلال اور حسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے ایتاءِ ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دُور ہو جائے اور تم ایسے جگری تعلق سے اسے یاد کرو جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

پھر حقوق العباد کے متعلق اس آیت کے معانی بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اگر اس درجے سے ترقی کرنا چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل پر نیکی کرے۔ اس کے آزار کے عوض میں تم اس کو راحت پہنچاؤ اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر بعد اس کے ایتائے ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو، بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو۔ جیسے شدتِ قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔

سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان میں نہ ہو بلکہ اخوت و قرابتِ انسانی کا جوش اعلیٰ درجے پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور

بغیر کسی پیش نہاد شکر گزاری رکھنے یا دعا یا کسی اور قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔ پھر ایک موقعے پر آپؑ فرماتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دیے اور تیسرے مرتبے کو محبتِ ذاتی کا مرتبہ قرار دیا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراضِ نفسانی جل جاتے ہیں اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسے ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی مرتبے کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے کہ یعنی مومن لوگوں میں سے بعض وہ بھی ہیں کہ اپنی جانیں رضائے الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسوں پر ہی مہربان ہے۔

فرمایا خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم نوعِ انسان سے عدل سے پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتے دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خود نمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسے یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور خدا سے ایتائی ذی القربیٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کی طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے غیر مذہب والوں کو اسلام کی تعلیم بتاتے ہوئے یہ مضمون بعض جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بھی اسے وضاحت کے ساتھ سمجھایا ہے۔

ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ عدل کی حالت یہ ہے کہ جو متقی کی حالت نفسِ امارہ کی صورت میں ہوتی ہے اس حالت کی اصلاح کے لیے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے، نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اسے دبا لوں۔ فرمایا: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں بہت کم توجہ کرتے ہیں، یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہیے کیونکہ یہ امرِ الٰہی کے خلاف ہے۔

فرمایا: خدا تعالیٰ نے ان ساری ایصالِ خیر کی قسموں کو محل اور موقع سے وابستہ کر دیا ہے اور آیتِ

موصوفہ میں صاف فرما دیا کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل اور موقع پر صادر نہ ہوں گی تو پھر یہ بدیاں بن جائیں گی۔ عدل فحشاء بن جائے گا یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے اور ایسا ہی احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی۔ یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتائے ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا۔ اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے اور حق واجب میں کمی رکھنے کو بغی کہتے ہیں یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے۔ غرض ان تینوں میں سے جو بھی اپنے محل پر استعمال نہ ہو گا وہی خراب سیرت ہو جائے گی۔ اس لیے ان تینوں کے ساتھ موقع اور محل کی شرط لگا دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور مجالس میں اس حوالے سے بے پناہ تاکید فرمائی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار حاصل کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق زندگیاں گزارنے، عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے، حقوق العباد، خصوصاً آپس میں پیار محبت کے رشتے کو اس طرح قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے لیے مثال بن جائیں۔ ان باتوں پر عمل کرتے ہوئے ہم حقِ بیعت ادا کرنے والے ہوں۔ ہر جمعہ ہمیں ان باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے والا بنائے ورنہ ہم میں اور غیروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں اور غیر میں ایک واضح فرق دکھادے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے درد سے اس کا اظہار فرمایا ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا۔ پاکستان کے حالات کے لیے بھی دعا کرتے رہیں، ہم نے تو نیکیاں پھیلانے کے لیے اپنا کام کرتے چلے جانا ہے اور شیطانی فطرت لوگوں نے اپنے ظلم جو ان کا کام ہے وہ دکھاتے رہنا ہے۔ ہمارا تو ان شیطانوں سے شیطانی کی حالت میں مقابلہ کوئی نہیں۔ ہمیں تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ **ہمیشہ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو سلامت رکھے اور کبھی ہمارے ایمان متزلزل نہ ہوں۔** اللہ تعالیٰ سے ہمارا وہ تعلق پیدا ہو جائے جو ایتاءِ ذی القربیٰ کا تعلق ہے پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی پہلے سے بڑھ کر دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ **اور جو دشمن ہیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اور نا قابلِ اصلاح ہیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں، اللہ تعالیٰ انہیں خود تباہ کرے** اور انشاء اللہ جب ایسی صورت ہو گی، جب ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو گا تو دشمن کی تباہی کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔